میری نظریں دوسری طرف سائے نما
وجود پر جیسے جم چکی تھی نجانے
وہ کون تھا اور کس وقت سے ہماری
کاروائی دیکھنے میں مصروف تھا اس
کا مجھے اندازہ نہیں تھا میں اس

سائے کا اندازہ لگانے میں مصروف تھا
جب مجھے مارت کی سرگوشی سنائے
دی--- اے نومی کیا ہوا--- وہ میری کمر
سے لگے پوچھ رہی تھی۔

کچھ نہیں ہوا شاید وہاں کوئی ہے--- میں
نے بے ساختہ جھر جھری لیتے ہوئے
جواب دیا مارتا کی گرم سرگوشی اور
میری کمر سے ٹکراتی ننگی چھاتیوں
کا

لمس سے میرے پورے بدن میں جیسے
کرنٹ دوڑا گیا تھا--- تو کیا ہوا ہمیں کیا
اس سے کم آن فک می بارڈ--- مارکھا
نے مجھے اپنی طرف گھماتے ہوئے
بڑی بے نیازی سے جواب دیا مارھا
کی یہ بے نیازی اس کے مغربی مزاج
کا حصہ تھی وہ اپنے گھر میں چدوائے

یا ننگا نہائے کسی کو کیا اور دوسری طرف مارتا پورے جوش میں یہی

چدوانے کے لیے بے تاب تھی اسے انتظار کروانے سے اس کا موڈ بھی بگڑ سکتا تھا اور اگر ایک بار اس کا موڈ بگڑ جاتا تو سارا معاملہ خراب ہو جاتا اور میں اپنی زندگی میں آنے والی پہلی گوری کو چودنے کا چانس مس کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا میں نے لمحے بھر کے لیے سوچا اور پھر پورے جوش سے مارتا

کو بازوؤں میں لیتے اپنی طرف کھینچا
میری بے

تابی اور گرمجوشی دیکھ کر مارکھا
مسکراتے ہوئے میری طرف دیکھ کر
بولی--- پہلا راؤنڈ یہیں پر ہوگا اوپن
سیکس تھرل پلس فینٹسی مارٹھا نے
ٹھنکتے ہوئے جواب دیا---

لیکن مارکھا یہ پاکستان ہے یہاں ایسے
اوپن سیکس کرنا قانوناً جرم ہے اگر اس
نے کسی سے شکایت کر دی تو بہت

پرابلم ہو جائے گی--- میں نے بیچارگی بھرے لہجے میں اسے سمجھانا چاہا----

میں جانتی ہوں لیکن یہ کسی کو نہیں بتائے گی ٹرسٹ آن می---- مارکھا نے یقین بھرے لہجے میں جواب دیا اور میں بری طرح چونکا یعنی دوسری طرف کوئی مرد نہیں

کوئی ایسی لڑکی تھی جسے مارت بہت اچھے سے جانتی تھی--- کیا مطلب تم اسے جانتی ہو؟ ---- میں نے بوکھلاتے

ہوئے پوچھا---- یس تھوڑا بہت شی از
سکسٹین ایئرز سپیشل گرل ابھی اسے
چھوڑو اینڈ انجوائے ودمی--- مارکھا نے
میرے لوڑے کو پکڑ کر مستی سے
دباتے ہوئے کہا اور میں بری طرح
ٹھٹھ کا پیشل گرل یعنی وہ کوئی ایسی
معذور نوجوان لڑکی تھی جس میں
کوئی جسمانی نقص یعنی اندھا پن یا
گونگا بہرا پن وغیرہ موجود ہو یہ
سنتے ہی مجھے کچھ تسلی ہوئی سولہ
سالہ لڑکی اگر سپیشل نہ بھی ہوتی تب
بھی خطرے والی کوئی بات نہیں تھی
مجھے یقین تھا اگر وہ دیکھ بھی لیتی تو

شرما کر یا تو بھاگ جاتی یا شاید
تھوڑی بہت لائیو مووی دیکھ بھی لیتی
مگر یہ کنفرم تھا کہ وہ نیچے جا کر
کسی کو اطلاع کبھی نہ دیتی مجھے
پاکستانی کنواری خصوصاً

نوجوان لڑکیوں کے مزاج کا اندازہ تھا
ہاں اسکے بجائے اگر کوئی بڑی عمر
کی عورت کوئی بڑھا بابا ہوتا تو یقیناً
وہ مارکھا کا اس محلے میں رہنا عذاب
کر دیتے اسی طرح اگر کوئی جوان
مرد یا لڑکا ہوتا تو مارھا کے لیے
بطور عورت بہت سی مشکلات پیدا ہو
جاتی لیکن سپیشل گرل اس کا تو مسئلہ

ہی کوئی نہیں تھا میں نے کن اکھیوں
سے اسی سائے یعنی لڑکی کے ہیولے
کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا وہ ہنوز
اسی جگہ ساکت کھڑی تھی یقیناً یا تو
وہ اندھی تھی اور بارش کی چھینٹوں
سے لطف لینے میں مصروف ہمیں
دیکھنے سے قاصر تھی یا پھر گونگی
بہری یعنی اسے ہماری آوازیں وغیرہ
نہیں سنائی دے رہی تھی اور اگر
بالفرض وہ دیکھ بھی لیتی تو شاید اسے
ہماری کاروائی کا تب تک اندازہ نہیں
ہو سکتا تھا جب تک وہ منڈیر کی طرف
نہ آ جائے میں نے لمحہ بھر میں جائزہ

لیا اور پھر مارکھا کے اوپر جھکتا گیا
اگلے ہی لمحے اسکے ہونٹوں کو
چوستا اپنے بائیں ہاتھ کو اس کی چکنی
بنڈ پہ ہلکا سا چانٹ مارتے ہوئے اپنی
موج میں آچکا تھا--- سس آہ نومی---

میرے چانٹ پر مارکھا نے سسکاری
بھرتے ہوئے میرے لوڑے کو سختی
سے جکڑتے ہوئے آگے کو کھینچ کر
پھدی سے لگایا اور میرے تن بدن میں
سنسناہٹ سی پھیلتی گئی افففففف اس کی
پھدی حدت سے بھنک رہی تھی ایسا
لگتا تھا جیسے مارکھا کے وجود میں

جوانی اور برانڈی کی ساری گرمی
پھدی کے راستے بھانپ چھوڑ رہی ہو
پھدی کا مانوس لمس پاتے ہی میرے
لوڑے نے تڑپ کر جھٹکا لیا پھدی سے
میرے لوڑے کی پرانی شناسائی تھی وہ
جانتا تھا کہ پھدی کا واحد حل بھر پور
چدائی ہے ایسی چدائی جو پھدی کو
پوری طرح ٹھنڈا کر دے----

س مائی وائلڈ بوائے ،،،،، یور ہیری
چیسٹ---- افف مارھا نے میرے سینے
پر اپنے ہونٹ رگڑتے ہوئے مجھے
بائٹ کرتے اپنے چکنے پٹوں سے

لوڑے کو ہلکا ہلکا دباتے میرے ہوش
اڑاتی جا رہی تھی افف مارت کا
جوشیلا رسپانس اور اوپن سیکس کا
تھرل دونوں مل کر میرے ہوش اڑا
رہے تھے میں نے اپنے بھٹکتے ہاتھ
مارت کے سنہری بالوں میں پھنساتے
ہوئے اسے پیچھے کو جھٹکا دیا اور
اس نے سسکاری بھرتے ہوئے ریلنگ
سے لگ کر میرے تنے ہوئے لوڑے
کو دیکھا اور ہونٹوں پہ زبان پھیرتے
ہوئے میری طرف جھکی ---- اے نومی
آئی لائک رف اینڈ وائلڈ سیکس لیکن
پلیز سٹارٹ سلولی تمہاری کیپ بہت

موٹی ہے--- اس نے لوڑے کے ٹوپے پر
اپنا انگوٹھا پھیرتے ہوئے سرگوشی میں
کہا اور میرے اندر جیسے ٹھنڈ پڑ گئی
کسی گوری کے منہ سے اپنے لوڑے
کی تعریف میرے اندر کے مشرقی مرد
کے لیے گولڈ میڈل سے کم نہیں تھی
ناہیدو نے میرے اسی ٹوپے کو دیکھ کر
میری دلہن کے حال پر ترس کھایا اور
اس کی یہی باتیں سن کر میں کسی
کنواری کی پھدی پھاڑنے کے لیے بے
تاب ہونے کے باوجود گزشتہ رات صبا
پہ ترس کھا گیا تھا مجھے پکا یقین تھا
کہ میرا ٹوپ اندر گھستے ہی اس کے

برے حال ہو جاتے ہیں صبا یا نورین
جیسی بچیوں کو چودنے کے لیے
پلازے جیسا ماحول ضروری ہوتا ہے
تاکہ وہ جتنا بھی چیخ لیں کوئی ٹینشن
نہ ہو اور مارکھا بھی اسی وجہ سے
مجھ میں شروع میں ہی دلچسپی لینے
میں مصروف ہمیں دیکھنے سے قاصر
تھی----

ڈونٹ وری مارکھا تمہیں بھر پور مزہ
آئے گا--- میں نے اسکے کندھوں پہ ہاتھ
رکھ کر ریلنگ کی طرف گھماتے ہوئے
تھپکی دی اور وہ میرے سینے پر

کھرونچ مارتے ریلنگ کی طرف گھوم
گئی اگلے ہی لمحے وہ ریلنگ پہ ہاتھ
جما کر اپنی چٹی بنڈ کو اوپر اٹھا کر
سیکسی پوز بنا چکی تھی افففف اسکا
ظالمانہ پوز دیکھتے ہی میرے اندر
جیسے بجلیاں کڑک اٹھی اس کی
لچکیلی کمر اور اٹھی ہوئی چٹی بنڈ کے
نیچے بھرے بھرے پٹوں میں پھنسی
پھدی کا نظارہ دیکھتے ہی میں تو
جیسے پاگل ہی ہو گیا ملگجی روشنی
میں اس کی مالٹے کی رس بھری
پھاڑی جیسی گلابی پھدی دیکھتے ہی
میرے لوڑے نے تڑپ کر جھٹکا لیا اور

میں کسی وحشی مرد کی طرح اس پہ
جھپٹ ہی پڑا اگلے ہی لمحے میں
داہنے ہاتھ سے نرم چوتڑوں کو
دبوچتے ہوئے اپنا لوڑا مارت کی پھدی
سے لگا چکا تھا----

س آہہ نومی ---- لوڑے کا لمس
محسوس کرتے ہی مارکھا نے گردن
گھما کر میری طرف دیکھا اور میں نے
دوسرے ہاتھ سے لوڑے کو پکڑ کر
پھدی پہ دبا کر ہلکا سا جھٹکا مارتے
ٹوپ مارت کے اندر گھسایا اور مارکھا
نے کراہتے ہوئے پھدی کو پیچھے
بھینچا---- س آہ نومی کم سلولی--- اس

نے پھدی کو بھینچتے ہوئے سرگوشی
میں کہا اور مجھے یوں لگا جیسے میرا
ٹوپ کسی بھٹی میں گھس گیا ہے یوں
بھینچنے سے اس کی تنگ اور گرم
پھدی میرے ٹوپے کو جھلسا گئی تھی---

امم بے بی سو سویٹی--- میں نے اس
کے چوتڑوں کو سہلاتے ہوئے اپنے
ہاتھ اس کی کمر تک پہنچائے اور
دونوں ہاتھوں سے کمر تھامتے ہی آگے
کو جھٹکا مارتے ہوئے آدھے لن کو
اندر تک گھسایا--- اور مارکھا بے ساختہ
چیخ اٹھی ---- س آہ افففف اس کی چلاتی

چیخ گونجی اور میں بے ساختہ بوکھلا
اٹھا رات کے سناٹے میں یہ چیخ یقیناً
دور تک گئی ہو گی ---- مارٹھا اوکے
پلیز مارٹھا ڈونٹ شاؤٹ---- میں نے
بوکھلا کر اسے سنبھالتے ہوئے لوڑا
باہر کھینچنا چاہا---- اووہ مائی وائلڈ
بوائے ڈونٹ وری بس ایک بار پورا
ڈال دو اففف فک می آہہہ--- مارکھا نے
اکساتی سرگوشی میں جواب دیا اور میں
نے بھڑک کر اگلا جھٹکا مارتے ہوئے
جڑ تک اندر گھسایا---

آہ یس نومی آہ سس اففففف مائی بوائے
---- مارت کی تیز چیخ پھر سے گونجی
لیکن اب میں ہر چیز سے بے نیاز ہو
چکا تھا کچھ ہی دیر بعد بارہ دری تھپ
تھپ چدائی اور مارکت کی مستانہ
سسکاریوں سے گونج رہی تھی---- سس
اوچ افف کم فاسٹ بے بی --- وہ ایک
ہاتھ ریلنگ پر رکھ کر دوسرے ہاتھ
سے اپنے ہی چوتڑ پہ چانٹ مار کر بنڈ
کو مٹکاتے ہوئے میرے جوش کو
بھڑکاتی جا رہی تھی اور میں جیسے
نشیلی دھند میں تھا پھوار آلود ٹھنڈی ہوا
کے جھونکوں میں بھی میرا جسم پینے

پسینے ہو رہا تھا برانڈی کے بعد مارتا
کی گرم پھدی نے میرے اندر جیسے
آگ بھڑکا رکھی تھی میرے جوشیلے
جھٹکوں سے میرا موٹا ٹوپ اس کی
پھدی کو تہہ در تہہ رگڑتا مارتا کو
نرالی چس دے رہا تھا اس کی لذت
بھری کراہیں اور سسکیاں بتا رہی تھی
کہ میری چدائی نے اسے پوری طرح
نڈھال کر دیا ہے----

بمشکل پندرہ بیس منٹ کی چدائی کے
بعد مارٹھا مائی بوائے کرتی جھٹکے
لیتی فارغ ہوئی اور اس کی گرم پھدی

سے نکلتی پچکاریاں میرے ٹوپے کو
بھگونے لگی وہ بھر پور آرگیزم لے
رہی تھی اور میں پورے جوبن پر تھا
افیم کا نشہ بڑھاپے میں جو بھی مسائل
بناتا وہ بعد کی بات تھی ان دنوں تو افیم
میری بھر پور موجیں کروا رہی تھی یہ
افیم کی ٹائمنگ کا اثر تھا کہ پھدی جتنی
بھی ٹائٹ اور گرم ہو میں آدھے گھنٹے
سے پہلے فارغ نہیں ہوتا تھا اور اب
بھی میں لوڑے کے ساتھ مارکھا کے
سنبھلنے کا منتظر تھا وہ چھوٹنے کے
بعد ریلنگ سے ماتھا لگائے بوجھل
سانسیں لیتی خود کو سنبھال رہی تھی

اور میں پورا لوڑا گھسائے فاتحانہ انداز سے کھڑا اپنی مردانگی کو داد دے رہا تھا میں بڑے پیار سے مارکھا کے بدن کو سہلانے میں مصروف تھا جب اچانک سے آسمانی بجلی کڑکی بجلی کی کڑکڑاہٹ اور چمک کے ساتھ ہی ایک گھگھیائی سی چیخ ابھری اور میں نے تڑپ کر سامنے دیکھا اور سناٹے میں آ گیا سامنے منڈیر سے ذرا پیچھے کوئی موجود تھا اوہ شٹ کہیں یہ وہی لڑکی تو نہیں----

میرے ذہن میں فٹ سے خیال آیا یقیناً یہ وہی تھی میں نے آنکھیں سکیڑ کر اسے

غور سے دیکھنا چاہا جب وہ اچانک
سے پلٹی اور تیزی سے دوسری طرف
بھاگتی میری نظروں سے اوجھل ہو
گئی وہ جا چکی تھی اور میں حیرت
بھرے سناٹے میں تھا نجانے وہ کب
سے یہاں موجود سب کچھ دیکھ رہی
تھی اس کا تیزی سے بھاگنا بتا رہا تھا
کہ وہ اندھی بھی نہیں تھی تو کیا وہ
گونگی یا بہری تھی اگر ایسا ہوتا تو وہ
بجلی کی کڑک سے خوفزدہ نہ ہوتی
میں انہی الجھے سوالوں کو سوچنے
میں گم تھا جب مارکھا نے بوجھل آواز
میں مجھے پکارا۔۔ نومی تمہارا تو ابھی

تک ہارڈ ہے--- وہ ریلینگ سے سر
اٹھاتی ہوش میں آ رہی تھی--- یس
کیونکہ میں ابھی فارغ نہیں ہوا--- میں
نے مستی بھری سرگوشی میں جواب
دیا--- او وہ رئیلی افف نومی تم پرفیکٹ
ایسٹرن بوائے ہو امم آئی لو یو مائی
ہاٹ بوائے --- میرا انکشاف سنتے ہی
مارکھتا نے جوش سے چلاتے ہوئے
کہا---- یس چلو اب سیکنڈ راؤنڈ سٹارٹ
کرتے ہیں --- میں نے اسے دوبارہ سے
ریلنگ پر جھکاتے ہوئے کہا--- اوکے
ویٹ مجھے ایک بار فریش ہو لینے دو
پھر سکون سے سیکنڈ راؤنڈ انجوائے

کرتے ہیں--- مارکھا نے ہڑبڑاتے ہوئے
جواب دیا اور میں نے سکھ کا سانس لیا
کچھ ہی دیر بعد میں اپنی شلوار اور
مارت صرف انڈر گارمنٹس میں اپنا
سکرٹ ہاتھ میں گھماتی نیچے جانے کو
تیار تھی وہ رات فرانسیسی گوری کی
گلابی پھدی اور لائل پور کے جٹ کے
کالے لوڑے کے مقابلے کی رات تھی
نیچے آکر کچھ دیر سکون کرنے اور
مل کر سگریٹ پینے کے بعد جب
دوسرا راؤنڈ شروع ہوا تو مارکھا نے
اپنی اداؤں سے میری مت ہی مار دی
چدواتے وقت ایسا جوش اور تھرل یہاں

لوکل عورت میں بہت کم ملتا تھا مارت
کا ڈوگی سٹائل افف کیا ہی پرفیکشن
تھی اپنے داہنے رخسار کو میٹرس پر
لگا کر کمر کی سیدھ میں اٹھی ہوئی بنڈ
اور کھل کر سامنے آتی پھدی کے
نظارے کوئی گوری ہی دے سکتی تھی
باہر بارش کبھی مدہم کبھی تیز ہوتی
جارہی تھی اور کمرے کے اندر ہماری
جوشیلی چدائی دونوں کو جل تھل کرتی
جا رہی تھی رات کے آخری پہر جب
ہمارا جنسی کھیل ختم ہوا تب تک
مارھت کی ساری حسرتیں مٹ چکی

تھی ہم دونوں تھک کر ایسا سوئے کہ
کچھ ہوش نہ رہا-----

اگلی صبح میری آنکھ دروازے پر ہوتی
دستک سے کھلی اور میں جمائیاں لیتا
دروازے کی طرف بڑھا جہاں ظفری
ہاتھ میں کافی کے دو کپ رکھے موجود
تھا--- اٹھ جاؤ بھئی دس بجنے والے
ہیں---- مجھے دیکھتے ہی اس نے
تیکھی آواز میں کہا--- اوہ سوری یار
اصل میں ساری رات جاگتے رہے تو
پتہ ہی نہیں چلا---- میں نے کھسیاتے
ہوئے جواب دیا--- ہم وہ تو مجھے پتہ

ہے کم بختو تمہاری وجہ سے میں بھی ساری رات نہیں سو سکا--- ظفری نے منہ بناتے ہوئے کہا--- ہیں؟ کیوں بھئی تمہیں کیا تکلیف تھی تم تو چھت سے بھی جلدی آ گئے تھے مسٹر--- میں نے سوالیہ لہجے میں پوچھا--- ہاں تو اور کیا کرتا توبہ توبہ نومی وہ تو فرنچ لڑکی ہے مگر تمہیں تو کچھ شرم حیا کرنی چاہیے تھی اس پاس محلے داری ہے--- ظفری نے مجھے شرم دلاتے ہوئے کہا اور میرے دماغ میں جیسے جھماکا ہوا اب میں اسے کیا بتاتا کہ اس کے محلے دار ہماری لائیو چدائی دیکھ

چکے ہیں اس سے پہلے کہ میں ظفری
سے کچھ کہتا مارکٹ کی غنودگی
بھری آواز سنائی دی۔ اے نومی اندر آؤ
اور برئیزر ڈھونڈنے میں مدد کرو۔۔۔
اس کی آواز سنتے ہی میں نے جھینپتے
ہوئے ظفری کی طرف دیکھا اور اس
کے ہاتھ سے ٹرے پکڑتا کمرے میں
آگیا جہاں مارتا اوپر چھت والے پنکھے
کو دیکھتی مستی سے مسکرارہی تھی
اس کی دیکھا دیکھی جیسے ہی میں نے
چھت کی طرف دیکھا بے ساختہ مسکرا
اٹھا مارتا کی گمشدہ برئیزر چھت والے
پنکھے کے پروں سے لٹک رہی تھی

چدائی کی گرما گرمی میں اچھالے گئے
کپڑے یونہی پھرا کرتے ہیں-----
تقریباً آدھ پون گھنٹہ بعد ہم دونوں بھی
نیچے آفس والے حصے میں آکر
کاروباری ڈسکشن میں مصروف تھے
ان لوگوں کو ایسا مڈل مین چاہیے تھا
جو انہیں لوکل مارکیٹ اور گھروں میں
بنے دستکاری یونٹس تک رسائی
کروانے میں مدد کرے میرے لیے یہ
کام بہت زیادہ مشکل نہیں تھا مارکیٹ
میں میرا پہلے سے اچھا خاصا تعارف
موجود تھا اور گھریلو یونٹس کے
حوالے سے بھی مجھے امید تھی کہ

چاچا ادریس ہماری مدد کر سکتا تھا
مگر اصل مسئلہ ٹائم کا تھا مارکت
سارے کام اسی ہفتے نمٹا کر واپس
جانے کے لیے بے تاب تھی اور یہی
اس کی کامیابی کا راز بھی تھا ساری
رات جوش سے چدوانے والی مارکھتا
دن کی روشنی میں صرف ایک بزنس
وومن تھی اس کی جگہ کوئی مشرقی
عورت ہوتی تو وہ میٹھی نظروں سے
مجھے دیکھتے ہوئے رات کی یادوں
میں ہی کھوئی رہتی مگر مارکھتا سب
کچھ بھول کر پروفیشنل لہجے میں یوں
ڈسکشن کر رہی تھی جیسے ہمارے

درمیان صرف پروفیشنل تعلق ہو--- وہ
میری ہیلپ کے بدلے مجھے باقاعدہ
کمیشن آفر کر رہی تھی اگر کوئی اور
وقت ہوتا تو میں بڑی خوشی سے
دیہاڑی لگا لیتا مگر میں پنڈ سے باہر
نہیں جا سکتا تھا مجھے پنڈ میں رہ کر
اپنی زیر نگرانی مکان بنوانے کے
علاوہ سب لوگوں کے ساتھ اچھے
تعلقات بنانے تھے یہی سوچتے سوچتے
اچانک میرے دماغ میں سوپر سا آئیڈیا
آیا اور میں خوشی سے اچھل ہی پڑا
اگر میرا پلان کامیاب ہو جاتا تو میں
ایک تیر سے دو شکار کر سکتا تھا---

ہم دیکھو مارت میں تمہاری ہیلپ کر
سکتا ہوں لیکن ایک پروبلم ہے کچھ
فیملی پروبلمز کی وجہ سے میرا
فزیکلی تم لوگوں کے ساتھ جانا ممکن
نہیں ہاں میں تم لوگوں کے ساتھ ایک
بندہ بھیجتا ہوں وہ تمہیں متعلقہ جگہوں
پر لے جائے گا تم میٹیریل وغیرہ چیک
کرو ریٹ وغیرہ میں خود کر لوں گا۔۔۔
میں نے کچھ دیر سوچنے کے بعد
مشورہ دیا اور حسب توقع ان دونوں نے
کچھ دیر آپسی کھسر پھسر کے بعد میرا
پلان ڈن کر دیا اور میں خوشی سے

جھوم اٹھا مجھے حمیرا پہ احسان
چڑھانے کا بہترین موقع مل چکا تھا۔۔۔۔
جی ہاں میں حمیرا کے حساب کتاب
میں ماہر شوہر ارشد کے لیے بہترین
نوکری ڈھونڈ چکا تھا اور اگر وہ ذرا
سی دلچسپی دکھاتا تو یہ نوکری اس کا
مقدر سنوار دیتی مجھے یقین تھا حمیرا
یہ خبر سن کر کھل اٹھتی اور ارشد کو
نوکری دلوانے کے بعد میرے ان دونوں
سے مراسم اتنے گہرے ہو جاتے کہ
میں حمیرا کے ہوشربا بدن کو پوری
شدت سے چوس سکتا افففف حمیرا کو
دیکھتے ہی میرے اندر عجیب سی بے

چینی پھیل گئی تھی اس کا لچکیلا بدن
ہوشربا فگر اور نٹ کھٹ باتیں مجھے
پاگل کر گئیں تھی اس رات اس کے
میٹھے شکوے بتا رہے تھے کہ اس کا
وجود جس پیار کا متلاشی ہے وہ ارشد
جیسے پڑھاکو اور نازک بندے کے بس
کی بات نہیں اسے میرے جیسے جٹ
جوان کی ضرورت تھی جو اسے رگڑ
کر رکھ دے پہلی بار میں اپنے لالچ میں
کسی کی مدد کر رہا تھا میں حمیرا پر
احسان چڑھا کر دراصل اس پر چڑھنے
کے چکروں میں تھا حمیرا کا خیال آتے
ہی مجھے احساس ہوا کہ میں کل سے

غائب ہوں اور ہو سکتا ہے اب تک شہر
میں یاسر کو فون بھی کھڑکایا جا چکا
ہو یہ خیال آتے ہی میں جلدی سے فون
کی طرف بڑھا کچھ ہی دیر بعد میں
فون پر یاسر سے ہیلو ہائے کر رہا تھا
یہ جان کر مجھے سکون آیا کہ اسے پنڈ
سے کوئی فون نہیں آیا--- اگلے ہی
لمحے میں اسے ارشد کے بارے میں
ہدایات دے رہا تھا اسے ارشد کو لے
کر مارکیٹ میں کس کس سے ملنا تھا
یہ سب سمجھانے کے بعد میں نے فون
رکھا اور کچھ دیر گپ شپ کے بعد ان
سے اجازت چاہی---

اچھا بھئی اب میں نکلتا ہوں تم لوگ تو
شاید یہاں ہی رکو گے--- میں نے گھڑی
پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا--- ارے رکو
بھئی باہر ویسے بھی موسم خراب ہے
تمہارے مستری بھی چھٹی پر ہونگے
وہاں پنڈ جا کر کیا کرو گے--- ظفری
نے دوستانہ لہجے میں مشورہ دیا--- ہاں
وہ تو ٹھیک ہے لیکن مجھے گھر میں
کچھ ضروری کام ہیں وہ لوگ بھی
پریشان ہو رہے ہونگے--- میں نے
سنجیدگی بھرے لہجے میں جواب دیا---
ہم اچھا ٹھیک ہے لیکن تم جاؤ گے
کیسے؟--- ظفری نے ابرو اچکاتے

ہوئے پوچھا اور میں بے ساختہ
چونکا--- میں اپنی گاڑی وہیں پلاٹ میں
چھوڑ کر ان کے ساتھ جیپ میں آیا تھا
یعنی میری گاڑی ساری رات وہاں پلاٹ
پر کھڑی رہی یہ سوچ کر ہی میری
پریشانیاں بڑھ گئی--- پتہ نہیں یار کوئی
رکشہ وغیرہ لے لونگا تم ٹینشن نہ لو---
میں نے فکر مندی سے اپنی ہتھیلیاں
ملتے ہوئے جواب دیا--- ہم تم ایسا کرو
ہماری جیپ لے جاؤ تمہیں پتہ تو ہے
پنڈ والا راستہ کتنا خراب ہے اس موسم
میں رکشے والا تمہیں مشکل سے ہی
ملے گا--- ظفری نے کچھ دیر سوچنے

کے بعد مشورہ دیا اور مجھے احساس
ہوا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے رات کی
بارش کے بعد پنڈ والے ٹوٹے پھوٹے
راستے پر رکشہ چلانا اتنا آسان نہیں تھا
تین سو روپے کے چکر میں اس کے
رکشے میں پانی پڑ جاتا یا ٹائر وغیرہ
پنکچر ہو جاتا تو اس کو لینے کے
دینے پڑ جاتے--- ہم لیکن تم لوگ؟
تمہیں بھی تو گاڑی چاہیے ہو گی--- میں
نے سوالیہ لہجے میں پوچھا ہماری فکر
نہ کرو ہمیں ضرورت ہوگی تو ہم رینٹ
اے کار سے گاڑی کر لیں گے--- ظفری
نے پر سکون بھرے لہجے میں کہا اور

میں ان دونوں کا تھینکس بولتا جیپ کی
چابی گھماتا باہر نکل آیا باہر موسم ابھی
تک ابر آلود تھا وقتی طور پر بارش
بیشک رک چکی تھی مگر آسمان پر
چھائے گہرے بادل بتا رہے تھے کہ
بہت جلد پھر سے بارش ہونے والی ہے
میں نے سیاہ بادلوں کا جائزہ لیتے
ہوئے باہر نکلا اور جیپ کی طرف
بڑھتا گیا میں پورچ میں کھڑی جیپ
تک پہنچ ہی چکا تھا جب مجھے ظفری
کی آواز سنائی دی--- اے باگڑ بلے رک
بھئی گاڑی میں سامان موجود ہے--- وہ

مجھے رکنے کا اشارہ کرتا میری ہی طرف آ رہا تھا---

سامان مطلب؟--- میں نے چونکتے ہوئے پوچھا--- سامان مطلب پینے پلانے والا سامان--- اس نے آنکھ مارتے ہوئے کہا اور جیپ کا پچھلا دروازہ کھول کر اندر ایک لکڑی کے کریٹ کو اٹھاتا واپس پلٹا--- اوہ تیری پوری پیٹی؟--- میں نے حیرت سے چونکتے ہوئے پوچھا--- ارے نہیں بھئی بمشکل چار بوتلیں ملی ہیں اور تمہاری مارٹھا اس کے لیے پورا کریٹ بھی نا کافی ہے--- ظفری

نے مسکراتے ہوئے جواب دیا--- ممم
اچھا روک اس میں سے تھوڑی سی
برانڈی مجھے دے دو--- میں نے
دوستانہ سرگوشی میں کہا اور ظفری
نے حیرت سے مجھے دیکھا کچھ ہی
دیر بعد میں ایک تھرماس میں دو گلاس
برانڈی بھروا کر پھر سے جیپ میں
موجود تھا جیپ سٹارٹ کرکے میں
وہاں سے نکلنے ہی والا تھا کہ اچانک
میری نظریں سامنے ٹیرس پر کھڑی
خاتون پر پڑی اور میں بری طرح
چونکا یہ تو عذرا میم المعروف صومیہ
رانی تھی سادہ گھریلو حلیے میں شانوں

کے گرد موٹی شال اوڑھے ہاتھوں میں
چائے کا کپ تھامے وہ موسم کا لطف
لے رہی تھی اور میں ونڈ سکرین سے
انہیں دیکھتا جیپ آگے بڑھانا ہی بھول
چکا تھا----

بہن چود یہ یہاں؟ تو کیا گزشتہ رات یہ
ہماری کاروائی دیکھ رہی تھی لیکن
مارٹھا تو کسی لڑکی کا بتا رہی تھی
کہیں وہ ان کی بیٹی تو نہیں جسے وہ
اس دن سکول سے لینے گئی تھی--- میں
جیسے جیسے سوچتا جا رہا تھا میری
پریشانیاں بڑھتی جا رہی تھیں یہی وہ
لمحے تھے جب بالکونی پہ چاند چمکا

اور میرے بدن میں سنسناہٹ سی پھیلتی
گئی ٹراوزر شرٹ پہنے اس بھولی سی
لڑکی کی جوانی سنبھالے نہیں سنبھل
رہی تھی بالکونی کی ریلنگ سے نظر
آتا ہوا اوپری دھڑ بتا رہا تھا کہ پھل
پوری طرح پک چکا ہے میں اس کے
بھولے بھالے چہرے اور ابھرتی
چھاتیوں پہ حیران اسے دیکھتا جا رہا
تھا اس کی بھولی سی شکل اور
چھاتیوں کی اٹھان آپس میں میل نہیں
کھا رہی تھی اس کے چہرے پر اتنی
معصومیت نہ ہوتی تو میں یہی سمجھتا
کہ اس کی چھاتیوں پر مردانہ ہاتھ پھر

چکا ہے اس کا یہ بھولا چہرہ میں پہلے
بھی دیکھ چکا تھا لیکن اس کا یہ
جسمانی نشیب و فراز نجانے کیسے
میری نظروں سے اوجھل رہ گیا تھا
تقریباً ایک سال پہلے سلیم کی شادی پر
میں نے اسے دیکھا تھا اس کا چہرہ تو
اب بھی تقریباً ویسا ہی تھا مگر جسمانی
بدلاؤ میں حیرت انگیز تبدیلی آئی تھی
میں آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھتا جا رہا
تھا کچھ دیر انہیں دیکھنے کے بعد میں
جلدی سے جیپ سٹارٹ کرتا وہاں سے
نکل آیا اچھا ہوا میں نے انہیں دیکھ لیا
تھا اب مجھے اس طرف چکر لگاتے

ہوئے احتیاط کی ضرورت تھی--- عذرا
میم یہاں اتنی اہلے گاہلے ہو گی مجھے
اسکا اندازہ بھی نہیں تھا کچھ ہی دیر
بعد میری گاڑی پنڈ والے روڈ پر
اچھلتی ہوئی آگے بڑھتی جا رہی تھی
تقریباً آدھ گھنٹے کے ذلالت بھرے سفر
کے بعد جب میں اپنے پلاٹ پر پہنچا تو
گاڑی کے اوپر لگی مٹی اور کیچڑ
دیکھ کر بے ساختہ چونکا گاڑی کی یہ
حالت یقیناً شوکت بھائی یا امجد بھائی
کی مہربانی تھی میں نے نیچے اتر کر
باڈی کا جائزہ لیتے ہوئے اندازہ لگایا
اور پھر اطمینان سے جیپ چلاتا شوکت

بھائی کی دکان کی طرف بڑھتا گیا تاکہ
میں انہیں اپنی گاڑی کی چابی دے کر
اسے دھونے کے لیے بھجوانے کی
زحمت دینے کے ساتھ مٹی والی
مہربانی کا شکریہ ادا کر سکوں--- کچھ
ہی دیر بعد میں ان کی دکان پہ موجود
تھا وہاں جا کر مجھے معلوم ہوا کہ
شوکت بھائی کو رات سے ہی بخار
چڑھا ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ
مجھے رات کو ملنے بھی نہیں آ سکے
تو پھر مٹی والی مہربانی کس کی تھی
میں انہیں گاڑی کی چابی پکڑائے بنا
خاموشی سے سر ہلاتا واپس آگیا وہ

دکان پر اکیلے تھے تو ایسے میں انہیں
یہ دکھ سنانا مناسب نہیں تھا بہتر تھا کہ
میں خود ہی ایک چکر لگا لیتا یہی سوچ
کر میں جیپ چلاتا گھر کی طرف بڑھتا
گیا اصولاً تو مجھے سب سے پہلے جا
کر شوکت بھائی کی عیادت کرنی
چاہیے تھی ہو سکتا ہے اسی بہانے
میری غزالہ سے بھی ملاقات ہو جاتی
مگر اس وقت مجھے حمیرا پہ احسان
چڑھانے کی جلدی تھی----

جاری ہے ----